امام ابن شہاب زہری بطور محدث: ایک تحقیقی جائزہ

Investigating the Status of Imām Ibn e Shahāb Zohrī as a Muhaddith: A Critical Analysis

Muhammad Qaisar Zaki [1]
Iqra Mahmood [2]
Dr. Samia Athar [3]

Abstract:

During the early period, the companions of the Prophet Muhammad (SAW), together with their subsequent pupils and followers, undertook the task of committing to memory and subsequently documenting the entirety of the Prophet's teachings. This meticulous process involved extensive consultation among the individuals involved, with the primary objective of preserving these teachings for future generations. During the formative years, esteemed scholars known as Muhaddathin dedicated themselves wholeheartedly to the sacred endeavor of preserving and transmitting knowledge. Among these scholars, Ibn-e-Shahab Az-Zuhri emerged as a highly esteemed figure, earning a prominent position and great respect among the teachers of Hadith. The critical assessment incorporates the opinions of renowned Hadith scholars, acknowledging the variability in opinions regarding his credibility. This article aims to provide a nuanced understanding of Imām Zohrī's status as a Muhaddith, emphasizing the importance of a comprehensive evaluation of his contributions to Hadith scholarship.

Keywords: *Ibn-e-Shahab Az-Zuhri, Prophet's teaching, Hadith scholarship, muhaddith*

اسلام کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ اس کے ماننے والوں نے اس کی تعلیمات کو اس طرح سے محفوظ کر لیا ہے جس طرح یہ روز اول سے وجود میں آئی۔اس کام کے لئے اللہ تعالی نے ایسی نابغہ روزگار شخصیات کو وجود بخشا جنھوں نے اس ذمہ داری کو بخوبی سرانجام دیا۔ان میں سے ایک نام امام ابن شہاب زہریؒ کا ہے جن کی ذات اہل علم کے حلقہ میں ایک روشن ستارے کی مانند ہے۔آپؒ کی پوری زندگی حدیث کی تدریس اور تعلیم میں گزری۔ان کا یہ فخر ہے کہ دس کے قریب اصحاب الرسول سے کسب فیض کیا۔خالص عربی، ہاشمی ہونے کی وجہ سے قوت حافظہ کی دولت سے مالا مال تھے جو بات ایک دفعہ سن لیتے اسے یاد کر لیتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ بہت سی احادیث کا ذخیرہ انہی سے روایت کیا گیا ہے۔محدث علی بن مدینیؒ فرماتے ہیں:

"له نحو ألفي حديث۔"[4]

"آپ کی تقریباً دو ہزار احادیث ہیں۔"

---

[1] . Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, University of Sargodha mqaisarzaki@gmail.com
[2] . Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, University of Sargodha iqramahmood1122@gmail.com
[3]. Lecturer Department of Islamic Studies, University of Sargodha samiaathar87@gmail.com

[4]۔مزی، یوسف بن عبدالرحمن، تہذیب الکمال، محقق بشار عواد معروف (بیروت: موسسۃ الرسالہ، طبعہ اولی1400ھ1980ء)26/431۔
Muzi, Yousuf bin Abdur Rahman, Tahzīb ul Kamāl, Researcher, (Beirut: Mu'assasah Ar Risālah,1980)431/26

مزید یہ کہ ائمہ جرح وتعدیل نے آپ کی توثیق کی ہے اور آپ کی روایات کو اثبت قرار دیا ہے۔ یہاں پر اس بات کو واضح کرنے کی ہم کوشش کریں گے کہ امام ابن شہاب زہری ایک عظیم شخصیت ہیں اور ان کا خدمت حدیث میں کیا کردار ہے۔

امام زہری کا اسم گرامی اور پیدائش:

آپ کا مکمل نام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ الاصغر بن شہاب ہے۔ امام زہری کے خاندان میں ایک بزرگ کا نام شہاب تھا، اسی نسبت سے آپ ابن شہاب مشہور ہوئے۔ آپؒ کے پڑدادا دو بھائی تھے جن کے نام عبد اللہ الاصغر بن شہاب اور عبد اللہ الاکبر بن شہاب (موخر الذکر کا اصل نام عبد الجان تھا نبی اکرم ﷺ نے آپ کا یہ نام رکھا تھا۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی اور ہجرت مدینہ سے پہلے ہی مکہ میں فوت ہو گئے) تھے۔[5] امام زہری کی کنیت ابو بکر ہے۔[6] آپؒ کی تاریخ پیدائش میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے، بعض نے (۵۰ھ) اور بعض نے (۵۸ھ) تاریخ پیدائش بیان کی ہے۔[7] لیکن راجح قول کے مطابق آپ کی پیدائش ۵۱ھ کو ہوئی ہے۔[8]، اور آپؒ کی وفات ۱۷ رمضان ۱۲۴ھ کو ہوئی۔[9] موصوفؒ مدینہ منورہ میں ایک غریب خاندان میں پیدا ہوئے۔[10]

تحصیل علم:

امام زہری نے عرب کے عام رواج کے مطابق اپنی تعلیم کا آغاز قرآن مجید کے حفظ سے کیا۔ آپ کے چچازاد بھائی کہتے ہیں:

"جَمَعَ ابْنُ شِهَابٍ الْقُرْآنَ فِي ثَمَانِينَ يَوْمًا ۔"[11]

"ابن شہاب نے ۸۰ دنوں میں قرآن حفظ کیا۔"

---

[5] ۔ عسقلانی، احمد بن علی بن حجر، الاصابہ فی تمییز الصحابہ (بیروت: دار المعارف، طبعہ اولی 1415ھ) 112/4

Asqlani, Ahmed bin Ali, Al Esabah fe Tamyeez e Sahabah (Beroot : Dar ul Maref)112/4

[6] ۔ ابن سعد، محمد بن سعد، الطبقات الکبری، محقق زیاد منصور (مدینہ منورہ: مکتبۃ العلوم والحکم، طبعہ ثانیہ 1408ھ) ص 157۔

Ibne Saad, Muhammad bin Saad, Al Tabaqat ul Kubra, Reseacher : Zeyad Mansor (Madina Munawara : Maktaba Al Uloom wal Hekmah ,1408 hd) p.157

[7] ابن الاثیر، علی بن محمد، الکامل فی التاریخ، محقق عمر عبد السلام تدمری (بیروت: دار الکتاب العربی، طبعہ اولی 1417ھ) 281/4۔

Ibn ul Aseer , Ali bin Muhammad ,Al Kamal fe Tarekh, (Beirut : Dar ul Ketab al Arabi , 1417 hd) 281/4.

[8] ۔ خلیفہ بن خیاط، ابو عمر، تاریخ خلیفہ، محقق اکرم ضیاء العمری (دمشق: دار القلم، طبعہ ثانیہ 1397ھ) ص 218۔

Khalifa bin Kheyat ,Tarekhe Khalifa ,Researcher Akram Zeya alumeri ,1397 hd) p. 218.

[9] ۔ ایضا: 356/1۔

ibid, 356/1

[10] ابن سعد، محمد بن سعد، الطبقات الکبری، ص 157

Ibne Saad, Muhammad bin Saad, Al Tabaqat ul Kubra, p. 157

[11] ۔ فسوی، یعقوب بن سفیان، المعرفۃ والتاریخ، محقق اکرم ضیا العمری (بیروت: موسسۃ الرسالۃ، طبعہ ثانیہ ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء) 633/1۔

Faswi, Yaqub bin Sufyan , Al Marefah w Tarekh (Beirut : Moassah Ar Risālah, 1981) 633/1

امام زہری خود بیان کرتے ہیں کہ میں بچپن میں غریب الحال تھا۔ میں نے اپنی قوم کا نسب عبداللہ بن ثعلبہ سے سیکھنا شروع کیا کیونکہ وہ نسب کے ماہر تھے۔ پھر میں نے سعید بن مسیب کی معیت کو لازم پکڑ لیا اور مزید عروہ، عبید اللہ اور ابو بکر بن عبدالرحمن سے سیکھنا شروع کیا حتی کہ میں نے فقاہت میں عبور حاصل کر لیا۔[12]

امام زہری جب علم حدیث کے حصول کے لیے کمربستہ ہوئے تو انہوں نے بڑی محنت و جانفشانی سے اس کو حاصل کیا۔ علمائے حدیث کی مجالس میں شریک ہوتے تو جو احادیث سنتے ان کو محفوظ بھی کر لیتے تھے۔ ان کو محفوظ رکھنے کے لیے تکرار بھی کیا کرتے تھے۔ امام زہری احادیث کو یاد کر کے سنایا بھی کرتے تھے، ابن اسحاق بیان کرتے ہیں۔

" كان الزهري ينصرف من عند عروة أوالأعرج أو بعض العلماء وقد سمع منهم فيقول لجارية له فيها لكنة حدثنا عروة ثنا الأعرج ثنا فلان فإذا أكثر عليها قالت والله ما أدري ما تقول فيقول اسكتي لكاع فإني لست أريدك إنما أريد نفسي " [13]

"امام زہری کی عادت تھی وہ جب بھی اپنے شیوخ سے احادیث سن کر گھر آتے تو ان احادیث کو ذہن نشین کرنے کے لیے اپنی لونڈی کے سامنے بیان کرتے۔ حدثنا عروة حدثنا الاعرج حدثنا فلان، جب لونڈی پر یہ سنناد شوار ہو جاتا تو کہتی اللہ کی قسم مجھے کچھ معلوم نہیں ہو رہا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ امام زہری فرماتے، نالائق خاموش رہ تجھے سنانا مقصود نہیں بلکہ خود اپنا نفس مقصود ہے۔"

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ لونڈی سوئی ہوتی آپ اس کو جگاتے اور جو احادیث اس دن سنی ہوتیں وہ اس کے سامنے دہراتے تاکہ احادیث حافظہ میں محفوظ ہو جائیں۔[14]

اصحاب الرسول سے ملاقات:

"وفیات الاعیان" کے مصنف نے لکھا ہے کہ امام صاحب کا شمار مدینہ کے بڑے تابعین اور فقہاء و محدثین میں ہوتا ہے کیوں کہ انہوں نے تقریباً دس اصحاب الرسول سے ملاقات کی تھی۔[15] ح

---

[12]۔ ذہبی، محمد بن احمد، تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام (بیروت، دار الکتب العلمیہ، طبعہ ثانیہ 1413ھ 1993م) 231/8۔

Zahbi, Muhammad bin Ahmed, *Tāreekh ul Islam wa wafiyāt ul Mashāhīr wa al-Ā'lām* (Beirut,Dār ul Kutub al Ilmiyah, 1993) 231/8

[13]۔ ابن عساکر، علی بن حسین، تاریخ دمشق، محقق عمرو بن غرامۃ (دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، طبعہ 1415ھ 1995ء) 321/55۔

Ibn e Asākir, Ali bin Husain, *Tāreekh e Demashq*, (Beirut, Dār ul Fikr Lī Tabā'ah Anasher wa Tuze, 1995) 321/55

[14]۔ بغدادی، احمد بن علی، الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، محقق محمود طحان (ریاض: مکتبۃ المعارف، 1983م) 268/2۔

Baghdadi, Ahmad bin Ali, Al Jāme li Akhlāq ar Rāvī wa Ādāb as Sāme (Riyadh: Maktabah al M'ārif 1983)268/2

[15]۔ ابن خلکان، احمد بن محمد، محقق احسان عباس، وفیات الاعیان وابناء ابناء الزمان، (بیروت: دار الصادر) 177/4۔

Ibn e Khalkān, Ahmed bin Muhammad, *Waffiyāt al Ā'yān*, (Beirut, Dār As Sādir)177/4

ابو نعیم اصبہانی (۴۳۰ھ) نے بیس کے قریب صحابہ کرام کے اسماء گرامی شمار کیے ہیں جن کے اسماء درج ذیل ہیں:

''عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَالسَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَأَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَزْهَرَ وَمَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ وَمَسْعُودُ بْنُ الْحَكَمِ وَكَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَسُفْيَانُ أَبُو جَمِيلَةَ وَأَبُو مُوَيْهِبَةَ وَأَبُو الطُّفَيْلِ وَابْنُ أَبِي سَنْدَرٍ وَرَبِيعَةُ بْنُ عَبَّادٍ الدُّؤَلِيُّ وَرَجُلٌ مِنْ بَلِيٍّ، وَقِيلَ: إِنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ''[16]

اساتذہ:

امام صاحب کی خوش قسمتی ہے کہ ان کے اساتذہ میں ایک بڑی تعداد صحابہ کرام کی بھی ہے جنہوں نے براہ راست نبی مکرم ﷺ سے علم نبوت کو حاصل کیا تھا۔ علامہ مزی (742ھ) نے امام زہری کے اساتذہ کی تفصیلی فہرست اپنی کتاب ''تہذیب الکمال'' میں دی ہے جس میں کم و بیش ایک سو پینسٹھ اساتذہ کا ذکر کیا ہے ان میں سے اسماء صحابہ کو چھوڑ کر تابعین کے چند اسمائے گرامی درج ذیل ہیں: سلیمان بن یسارؒ، سنان بن ابی سنانؒ، طاوس بن کیسانؒ، طلحہ بن عبداللہ بن عوفؒ، عروہ بن زبیرؒ وغیرہ۔[17]

حدیث میں شاگرد:

امام زہری کے شاگردوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جنہوں نے امام موصوف سے احادیث نبویہ کو نقل کیا ہے۔ ان کی روایات صرف صحیحین میں ہی نہیں بلکہ تمام کتب صحیحہ میں منقول ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں عظیم محدثین اور کبار ائمہ کرام شامل ہیں جنہوں نے آپ سے احادیث کو روایت کیا ہے ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

''عقیل، یونس، زبیدی، صالح بن کیسان، معمر، اوزاعی، لیث، مالک، سفیان بن عیینہ، محمد بن اسحاقؒ اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کیا ہے'' ۔[18]

حلیۃ الاولیاء میں حرمین کے شاگردوں کا خصوصی ذکر کیا ہے مثلاً:

''عمرو بن دینار، یحیٰ بن سعید انصاری،۔۔۔۔ ابو سہیل نافع بن مالک وغیرہ'' [19]

---

[16]۔ اصبہانی، احمد بن عبداللہ، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء (بیروت: دار الکتب العلمیہ، طبع 1409ھ) 372/3۔

Asbahāni, Ahmed bin Abdullah, *Hilyah tul Ouliyā wa Tabaqāt ul Asfiyā* (Beirut, Dār ul Kutub al Ilmiyah 1409) 372/3

[17] مزی، یوسف بن عبدالرحمن، تہذیب الکمال، محقق: بشار عواد معروف ص: 421/26۔

Muzi, Yousuf bin Abd ur Rahman, *Tahzīb ul Kamāl*, 421/26

[18]۔ عسقلانی، محمد بن علی، تہذیب التھذیب 445/9۔

Asqlani, Ahmed bin Ali, *Tahzib u Tahzib*, 445/9

[19]۔ اصبہانی، احمد بن عبداللہ، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء 372/3۔

Asbahāni, Ahmed bin Abdullah , Hilyah tul Ouliyā wa Tabaqāt ul Asfiyā, 372/3

امام زہری کا علمی مقام و مرتبہ

امام ابن شہاب زہری کا علمی میدان میں بڑا اونچا مقام ہے۔ اللہ تعالی نے آپ کو علم حدیث کی دولت سے مالا مال کر رکھا تھا۔ آپ نے اپنی شب و روز کی محنت شاقہ سے احادیث کا ضخیم ذخیرہ اپنے پاس جمع کر لیا تھا حتی کہ چھوٹی سی عمر میں وہ مقام حاصل کر لیا جس کو اس دور کے کبار محدثین بھی نہ پہنچ پائے تھے۔ آپ کے دور کے بڑے بڑے علماء کرام آپ کے تبحر علمی کے معترف تھے جس کا اندازہ درج ذیل واقعات سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

ایک روز امام زہری مکہ میں تشریف لائے تو عمرو بن دینارؒ نے اپنے دوستوں سے کہا کہ مجھے ان کے پاس لے چلو۔ جب ان کے پاس پہنچے تو ادھر کے ہی ہو کے رہ گئے جب چند دنوں کے بعد اپنے ساتھیوں کے پاس واپس لوٹے تو انہوں نے پوچھا، بتاؤ تم نے زہری کو کیسا پایا؟ عمرو بن دینارؒ کہنے لگے اللہ کی قسم میں نے اس نوجوان قریشی جیسا کسی کو نہیں پایا۔[20] علامہ ابن عبد البر (463ھ) "التمھید" میں امام زہری کے علمی مقام کو شواہد کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

> "سعید بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ ہم سے سلمان بن موسی کہا کرتے تھے اگر ہمارے پاس حجاز سے علم امام زہری کے واسطے سے، عراق سے حسن کے واسطے سے، جزیرہ سے میمون بن مھران کے واسطے سے اور شام سے مکحول کے واسطے پہنچے تو ہم اسے قبول کریں گے۔ سعید نے کہا کہ ھشام کے دور کے یہ چاروں لوگوں کے امام تھے"۔[21]

علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ چھ اشخاص ایسے ہیں جن پر لوگوں نے حدیث کے معاملہ میں ان پر اعتماد کیا ہے۔ زہری پر اہل مدینہ نے، اہل مکہ نے عمرو بن دینار پر، ابو اسحاق اور اعمش پر اہل کوفہ نے، یحی بن کثیر اور قتادہ پر اہل بصرہ نے اعتماد کیا ہے۔[22] اللہ تعالی نے امام زہری کو وقت کے حاکموں کے ہاں بھی بڑی عزت و شرف سے نوازا تھا حتی کہ حاکم وقت عمر بن عبد العزیز نے تمام علاقوں میں شاہی حکم نامہ جاری کیا:

> "عليكم بابن شهاب، فإنكم لا تجدون احدا أعلم بالسنة الماضية منه"[23]

> "م ابن شہاب سے علم حاصل کرو کیوں کہ ان سے زیادہ سنت ماضیہ کو کوئی بھی جاننے والا نہیں ہے۔"

امام مالک، ابن شہاب کی تبحر علمی کے معترف تھے، فرماتے ہیں:

> "ما أدركت فقيها محدّثاً غير واحد فقلت من هو؟ فقال ابن شهاب الزهري."[24]

---

[20]۔ ابن خلکان، احمد بن محمد، شمس الدین، وفیات الاعیان وابناء ابناء الزمان 177/4۔

Ibn e Khalkan, Ahmed bin Muhammad, *Waffiyāt ul Ā'yān*, 177/4

[21]۔ ابن عبد البر، یوسف بن عبد اللہ، التمھید لما فی الموطا من المعانی والاسانید محقق مصطفی بن احمد (مراکش: وزارۃ عموم الاوقاف والشئوون الاسلامیہ، 1387ھ) 110/6۔

Ibn e Abdul Barr, Yousaf bin Abdullah, *At Tamheed* (Morocco, Ministry of Endowment and Islamic Affairs, 1387AH)110/6

[22]۔ مدینی، علی بن عبد اللہ، العلل، محقق محمد مصطفی الاعظمی (بیروت: المکتب الاسلامی طبعہ ثانیہ 1980) ص 37۔

Madeeni , Ali bin Abdullah , Alelal (Beirut, Al Maktab al Islami, 1980) p. 37

[23]۔ ابن خلکان، حمد بن محمد، شمس الدین، وفیات الاعیان وابناء ابناء الزمان 177/4۔

Ibn e Khalkan , Ahmed bin Muhammad ,Wa Feyat ul Ayan Wa Abna Abna e Zaman 177/4

[24]۔ ابن جوزی، عبد الرحمن بن علی، صفۃ الصفوۃ، محقق احمد بن علی (مصر: دار الحدیث، طبعہ 1421ھ) 376/1۔

Ibn e Jouzi, Abd ur Rahman bin Ali, Suffa tu Safwā, (Egypt, Dār ul Hadith, 1421AH) 376/1

"میں نے صرف ایک ہی محدث دیکھا ہے۔ان کے شاگرد نے پوچھا وہ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا ابن شہاب زہری ہیں۔"
امام شافعی ان کے بارے میں "الرسالہ" میں لکھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک ابن شہاب حدیث کے امام اور ثقہ ہیں۔انہوں نے بعض اصحاب الرسول اور کبار تابعین سے علم کو روایت کیا۔ہم کوئی بھی ایسا محدث افضل و مشہور نہیں جانتے جن سے ابن شہاب نے روایت نہیں کیا۔[25]

امام زہری علم کا سمندر تھے۔آپ اپنے ہم عصر علماء پر وسعت علمی کی وجہ سے نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔آپ کے علمی مقام کو یحی بن سعید ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ جو علم ابن شہاب زہری کے پاس ہے وہ اب کسی کے پاس نہیں رہا۔[26]،عبدالرزاق،ابن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ اہل حجاز کے محدث تین ہیں: زہری، یحی بن سعید اور ابن جریج۔اسی طرح علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کے فتاوی پر عمل کیا جاتا ہے وہ چار ہیں: زہری، حکم، حماد اور قتادہ ہیں لیکن میرے نزدیک ان میں سے زیادہ فقہی امام زہری ہیں۔[27]

یعقوب بن سفیان نے "المعرفہ والتاریخ" میں امام زہری کے مقام و مرتبہ کو اس طرح بیان کیا ہے:

"مَاتَ الزُّهْرِيُّ يَوْمَ مَاتَ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِالسُّنَّةِ وَأَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنِ الْجُمَحِيِّ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَقْرَبَ شَيْئًا من ابن شهاب من يحي بْنِ سَعِيدٍ وَلَوْلَا ابْنُ شِهَابٍ لَذَهَبَ كَثِيرٌ مِنَ السُّنَنِ"[28]

عمر بن دینار کا کہنا ہے کہ میں نے ابن شہاب زہری سے زیادہ حدیث کو جاننے والا کسی کو نہیں دیکھا۔[29]

امام ذہبی "العبر" میں زہری کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام زہری کو ہشام بن عبدالملک کے پاس بڑا مقام حاصل تھا۔وہ آپ کی بڑی قدر کرتا اور آپ پر اپنی فیاضی کے دروازے کھول دیتا حتی کہ ایک دفعہ سات ہزار دینار بطور تحفہ عنائت کر دئے۔[30]

امام مسلم فرماتے ہیں کہ امام زہری قوت حافظہ میں اپنی مثال آپ تھے:

"مَا استعدت حَدِيثا قطّ وَلَاشَككت فِي حَدِيث قطّ الا حَدِيثا وَاحِدًا فَسَأَلت صَاحِبي فاذا هُوَ كَمَا حفظت عَمْرو قَالَ مَا رَأَيْت أحدا أبْصر بِالْحَدِيثِ من الزُّهْرِيّ"[31]

---

[25]۔شافعی، محمد بن ادریس، الرسالہ، محقق احمد شاکر (مصر: مکتبہ الحلبی، طبعہ اولی 1358ھ 1940م) ص 469۔
Shāf’ī, Muhammad bin Idrees, *Ar Risālah* (Egypt, Maktabah Al Halbī, 1940) p. 469

[26]۔ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، البدایہ والنہایہ، محقق علی شیری (دار احیاء التراث العربی طبعہ اولی 1408ھ 1988ء) 375/9۔
Ibn e Kathīr, Ismail bin Umer, *Al Bidāyah wa An Nihāyah* (Beirut, Dār Ihyā At Turās Al Arabī, 1988) 375/9

[27]۔ایضا: 375/9۔ ibid, 375/9

[28]۔فسوی، یعقوب بن سفیان، المعرفۃ والتاریخ 635/1۔
Faswi, *Al Marifah wa At Tārīkh*, 635/1

[29]۔اصبہانی، احمد بن عبداللہ، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء 360/3۔
Asbahāni, *Hilyah tul Ouliyā wa Tabqāt ul Asfiyā,* 360/3

[30]۔ذہبی، محمد بن احمد، العبر فی خبر من غبر (بیروت: دار الکتب العلمیہ س ن) 122/1۔
Zahbi, Muhammad bin Ahmed, *Al Ibar fī Khabr mn Ghabar* (Biroot : Dar ul Kutab Al Ilmiyah) 122/1

[31]۔مسلم بن حجاج، التمییز، محقق محمد مصطفی اعظمی (السعودیہ، مکتبۃ الکوثر، طبعہ ثالثہ 1410ھ) ص 176۔177۔
Muslim bin Hujjāj, *At Tamyeez*, (Saudi Arab, Maktabah Al Kousar, 1410AH) p. 176-177

"میں نے کبھی بھی کسی حدیث کے بارے میں کسی سے مدد لی نہ کبھی شک میں پڑا سوائے دو احادیث کے۔ جب میں نے ان کے بارے میں اپنے دوست سے پوچھا تو وہ احادیث اسی طرح تھیں جس طرح مجھے یاد تھیں۔ جناب عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث میں زہری سے زیادہ صاحب بصیرت کسی کو نہیں پایا۔"

کل احادیث کی تعداد:

علامہ مزی "تہذیب الکمال" میں ابو داؤد کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''أسند الزُّهْرِيّ أكثر من ألف حديث عن الثقات، وحديث الزُّهْرِيّ كله ألفا حديث ومئتا حديث''[32]

"امام زہری نے ایک ہزار سے زائد مسند روایات ثقہ روات سے بیان کی ہیں اور ان کی کل روایات دو ہزار دو سو ہیں۔"

امام زہری کی وفات:

علم و عمل کا یہ عظیم سپوت جس نے قول رسول ﷺ سے لوگوں کو متعارف کروانے کے لیے اپنے شب و روز کو وقف کیا تھا وہ بالآخر قید حیات سے رہا ہو کر اپنے مالک حقیقی سے جاملا۔ "تاریخ مولد العلماء ووفیاتھم" میں ہے:

''أَربع وَعشْرين وَمِائَةوفيهَا مَاتَ أَبُو بكر مُحَمَّد بن مُسلم بن شهَاب الزُّهْرِيّ فِي أَمْوَاله بشغب لَيْلَة الثُّلَاثَاء لسبع لَيَالٍ خلت فِي شهر رَمَضَان وَهُوَ ابْن اثْنَتَيْنِ وَسبعين سنة''[33]

یعنی ابو بکر محمد بن مسلم بن شہاب زہریؒ کی وفات ۱۲۴ھ سوموار کی رات سترہ رمضان کو ہوئی، اس وقت آپؒ بہتر سال کے تھے۔

جلال الدین سیوطی نے کہا ہے

''وَقَالَ اللَّيْث مَاتَ سنة أَربع وَعشْرين وَمِائَة''[34]

"امام لیثؒ فرماتے ہیں کہ زہریؒ ۱۲۴ھ کو فوت ہوئے۔"

امام زہری کی خدمات حدیث:

امام زہری نے اپنے زمانے میں حافظ حدیث کی حیثیت سے شہرت عام حاصل کر لی تھی۔ آپ کو اللہ تعالی نے غیر معمولی حافظہ، زہد و تقوی اور قناعت پسندی سے نواز رکھا تھا۔ روایت حدیث میں ان کو جو صداقت و امانت حاصل تھی اس کی وجہ سے لوگ دور دراز سے اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے ان کے پاس چلے آتے تھے۔ امام زہری نے تاریخ حدیث میں جو زندہ جاوید کارنامے اور آثار باقیہ چھوڑے ہیں ان میں سے دو کارنامے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔

---

[32]۔ مزی، تہذیب الکمال، 431/26۔

Muzzi, *Tahzib ul kamal,* 431/26

[33]۔ ابن ربیعہ، محمد بن عبداللہ، تاریخ مولد العلماء ووفیاتھم، محقق عبداللہ احمد sea(الریاض: دار العاصمۃ، طبعہ اولی 1410ھ) 289/2۔

Ibn e Rabī’ah, Muhammad bin Abdullah, *Tarīkh Mūlid al Ulamā wa waffiyātuhum,* (Al Ritadh, Dār ul Āsimah 1410AH) 289/2

[34]۔ سیوطی، طبقات الحفاظ، ص50۔

Suyūti, *Tabaqāt ul Huffāz,* p.50

اول: اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز(۱۰۱ھ) نے جب احادیث نبویہ کو باقاعدہ سرکاری طور پر مدون کرنے کا حکم دیا تو اس میں اولیت کا فخر اور امتیاز امام زہری کو حاصل ہے۔ چنانچہ عمر بن عبدالعزیز نے مدینہ کے گورنر ابو بکر بن حزم (۱۲۰ھ)اور تمام صوبوں کے والیوں (گورنرز) کے نام سرکاری پروانہ جاری کیا تھا کہ وہ اپنے علاقوں سے احادیث نبویہ کو جمع کریں۔ چنانچہ ابو بکر بن حزمؒ نے تھوڑی سی احادیث جمع کیں مگر جس شخص نے پورے اہتمام جانفشانی اور عرق ریزی کے ساتھ احادیث نبویہ جمع کیں اور جو سب سے پہلے احادیث جمع کرنے والے کے لقب سے امت میں مشہور و معروف ہوئے وہ امام محمد بن مسلم زہری تھے۔[35]

علامہ ابن کثیر نے امام مالک کا قول نقل کیا ہے:

"قال مالك: أول من دون العلم ابن شهاب"[36]

"امام مالک فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جنہوں نے احادیث کو جمع کیا وہ امام زہری ہیں۔"

دوم: تاریخ حدیث میں امام زہری سب سے پہلے محدث ہیں جنہوں نے علماء حدیث کی اسناد کی اہمیت کی طرف توجہ مبذول کروائی جب کہ ان سے قبل محدثین عظام متن حدیث کے ساتھ سند بیان کرنے کا اس قدر اہتمام نہیں کیا کرتے تھے۔[37]

احادیث کی ثقاہت اس وقت تک واضح نہیں ہو سکتی جب تک ان احادیث کی اسناد کو پرکھ نہ لیا جائے۔ اس علم کو وجود بخشنے والے امام زہری ہی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اس حقیقت کو محسوس کیا۔ "الجرح والتعدیل" میں امام مالک کا قول ہے:

"أول من اسند الحديث ابن شهاب" [38]

"سب سے پہلے سند کا اہتمام ابن شہابؒ نے کیا۔"

امام احمد بن حنبل کا فرمان ہے:

"أَحْسَنُ النَّاسِ حَدِيثًا وَأَجْوَدُهُمْ إِسْنَادًا الزُّهْرِيُّ" [39]

"امام زہری لوگوں میں سے سب سے زیادہ حدیث کو خوب صورت انداز میں بیان کرنے والے اور سند کے اعتبار سے بلند مقام پر فائز تھے۔"

---

[35]۔ سباعی، مصطفی، السنۃ ومکانتہا فی التشریع الاسلامی (لاہور: المکتب الاسلامی، طبع رابعہ 1985ء) ص 211

Mustafa Subā'ī, *As Sunnah wa Makānatuhā fī Tashrī al Islamī* (Lahore, Al Maktaba Al Islami, 1985) p. 211

[36]۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 375/9۔

Ibin e Kathīr, *Al bidāyah Wa An Nihāyah,* 375/9.

[37]۔ عبدالقیوم، حافظ، امام ابن شہاب زہری اور ان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ (لاہور: شیخ زاید اسلامک سنٹر طبع 2006ء) 10/1، 9۔

Hafiz Abdul Qayyum, *Imām Ibn e Shahāb Zuhrī aur un par Aitrāzāt kā Tahqīqī Jā'izah* (Lahore, Sheikh Zaid Islamic Center, 2006) p. 9-10

[38]۔ ابن ابی حاتم، عبدالرحمن بن محمد، الجرح والتعدیل (حیدر آباد: طبعۃ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، طبعہ اولی 1271ھ 1952م) 74/8۔

Ibn e Abi Hātim, Abdur Rahman bin Muhammad, *Al Jarah wat Tā'dīl* (Haidarbad, Majlis Dā'ira Al M'ārif, 1952) 74/8

[39]۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ 374/9۔

Ibin e Kathīr, *Al bidāyah Wa An Nihāyah,* 374/9.

امام زہری کو یہ اولیت حاصل ہے کہ انہوں نے ہی سب سے پہلے علم کو کتابی شکل دی۔ علامہ ذہبی ایک قول نقل کرتے ہیں:

''أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ العِلْمَ وَكَتَبَهُ: ابْنُ شِهَابٍ''[40]

"ابن شہاب نے ہی سب سے پہلے علم کو مدون کیا ہے۔"

سند کی اہمیت کو سب سے پہلے امام زہری نے محسوس کیا اور اہل شام کو سند نہ بیان کرنے پر تنبیہ بھی کی جیسا کہ "سیر اعلام النبلاء" میں ہے:

''قَالَ: فَسَمِعَهُم يَقُوْلُوْنَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ-فَقَالَ: يَا أَهْلَ الشَّامِ، مَا لِي أَرَى أَحَادِيْثَكُم لَيْسَتْ لَهَا أَزِمَّةٌ وَلاَ خُطُمٌ؟! قَالَ الوَلِيْدُ: فَتَمَسَّكَ أَصْحَابُنَا بِالأَسَانِيْدِ مِنْ يَوْمَئِذٍ.''[41]

"امام زہری نے دیکھا کہ اہل شام بغیر سند کے ہی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آپ نے ان سے کہا اے اہل شام! میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تمھاری احادیث کی باگ دوڑ ہے نہ لگام یعنی بغیر کسی کی طرف نسبت کیے بیان کرتے ہو؟ ولید بن مسلم فرماتے ہیں کہ اسی دن سے اہل شام نے حدیث کی سند کو محسوس کرتے ہوئے احادیث کے ساتھ اسناد کا بیان کرنا شروع کر دیا۔"

امام زہری کے یہ دو امتیازات (علم مدون کرنا اور سند کا اہتمام) بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کی محنت و کاوش کی وجہ سے ہی آج احادیث نبویہ اپنی اصلی شکل میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ آپ نے اپنی انتھک کوششوں سے احادیث نبویہ کو مختلف شہروں کی خاک چھان کر اس بحر وسیع کو اپنے پاس جمع کر لیا۔ آپ خود فرماتے ہیں:

"میں پینتالیس سال حجاز سے شام اور شام سے حجاز کے علاقوں میں گھوما پھرا اور اس میں موجود کوئی بھی حدیث ایسی نہ چھوڑی تھی جس کے بارے میں مجھے معلوم نہ ہو۔" [42]

امام زہری اس قدر جبل العلم تھے کہ جب تک آپ مدینہ منورہ میں ہوتے کوئی بھی حدیث بیان نہ کرتا تھا جیسا کہ امام مالک فرماتے ہیں:

"كان الزهري إذا دخل المدينة لم يحدث بها أحد من العلماء حتى يخرج الزهري'' [43]

"جب امام زہری مدینہ منورہ میں تشریف لاتے تو کوئی بھی عالم حدیث کو بیان نہ کرتا یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے۔"

علمائے جرح وتعدیل کی آراء:

ائمہ جرح و تعدیل کی نظر میں امام زہری حافظ، ثقہ، متقن اور امام الحدیث تھے۔ معاصرین و متاخرین جرح و تعدیل کے ائمہ کرام نے ان کے بارے میں جو آراء دی ہیں ان کا احاطہ تو مشکل ہے لیکن ان میں سے چند آراء کو پیش کر کے یہ ضرور ثابت کرنا چاہوں گا کہ امام زہری امام الحدیث تھے۔

---

[40]۔ ذہبی، محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء (بیروت: موسسۃ الرسالہ، طبعہ ثالثۃ 1405ھ 1985ء) 334/5۔

Zahbi, Muhammad bin Ahmed, Seyar Alam ul Nubala (Bairoot: Muasas ar Resala 1985) 374/5

[41]۔ ایضا: 334/5۔

[42]۔ ابن عساکر، علی بن حسین، تاریخ دمشق (دار الفکر للطباعۃ للنشر والتوزیع، طبعہ 1415ھ 1995ء) 340/55۔

Ibn e Asākir , Ali bin Husain , Tārīkh Dimashq (Dār ul Fikr Li Tabā'ah li Nashr wa at Touzī, 1995) 340/55

[43]۔ ایضا: 351/55۔ ibid, 351/55

(عبدالرحمن نے اپنے والد سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ میرے نزدیک زہری، اعمش سے زیادہ پسندیدہ ہیں، ان کی حدیث قابل حجت ہیں اور اصحاب انس سے زہری زیادہ قوی الثبت ہیں) [44]

ابو زرعہ کا قول ہے:

" سئل أبو زرعة عن الزهري وعمرو بن دينار فقال: الزهري احفظ الرجلين" [45]

"ابو زرعہ سے امام زہری اور عمرو بن دینار کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا زہری زیادہ احفظ ہیں۔"

علامہ مزی نے "تہذیب الکمال" میں امام زہری کے ثقہ اور قابل حجت ہونے کے بارے میں لکھا ہے:

" قَال أَبُو بَكْرِ بْنُ منجويه: رأى عشرة من أصحاب النبي ﷺ، وَكَانَ من أحفظ أهل زمانه وأحسنهم سياقا لمتون الأخبار، وكان فقيها فاضلا. وَقَال مُحَمَّد بْن سعد : قَالُوا: وكان الزُّهْرِيّ ثقة، كثير الحديث والعلم والرواية فقيها جامعا" [46]

"ابو بکر بن منجویہ نے کہا کہ زہری نے تقریباً دس صحابہ کرام کو دیکھا ہے، آپ اپنے زمانے کے علماء کرام سے زیادہ حافظ، حدیث کے متون کو احسن انداز میں بیان کرنے والے اور فقیہی و فاضل تھے۔ اسی طرح محمد بن سعد نے علماء کے اقوال کو نقل کیا ہے کہ زہری ثقہ، کثیر الحدیث اور علم کے راوی ہیں، فقہی اور بہت سی خصوصیات کے جامع ہیں۔"

مکحول فرماتے ہیں:

"فَهُوَ الثَّبْتُ الحُجَّةُ، وَأَيْنَ مِثْلُ الزُّهْرِيِّ -رَحِمَهُ اللهُ-" [47]

"زہری قابل حجت ہیں، بھلا ان جیسا کون ہو سکتا ہے۔"

"سیر اعلام النبلاء" میں ابن المدینی کا قول ہے:

"دَارَ عِلْمُ الثِّقَاتِ عَلَى سِتَّةٍ، فَكَانَ بِالحِجَازِ: الزُّهْرِيُّ، وَعَمْرُو بنُ دِيْنَارٍ، وَبِالبَصْرَةِ: قَتَادَةُ، وَيَحْيَى بنُ أَبِي كَثِيْرٍ، وَبِالكُوْفَةِ: أَبُو إِسْحَاقَ، وَالأَعْمَشُ" [48]

"ثقہ علم کا دارومدار چھ اشخاص پر ہے: حجاز میں زہری اور عمرو بن دینار، بصرہ میں قتادہ اور یحی بن ابی کثیر، کوفہ میں ابو اسحاق اور اعمش"

---

[44]۔ ابن ابی حاتم، عبدالرحمن بن محمد، الجرح والتعدیل (حیدر آباد: طبعۃ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، طبعہ اولی 1271ھ 1952م) 74/8۔

Ibn e Abī Hatem, Abd ur Rahman bin Muhammad, *Al Jarah wal Tā'dīl*, 74/8

[45]۔ ایضا: 74/8۔

[46]۔ مزی، یوسف بن عبدالرحمن، تہذیب الکمال، 432/26۔

Muzzi, *Tahzīb ul Kamāl*, 432/26

[47]۔ ذہبی، محمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء 336/5۔

Zahbī, Siyar Ā'lām un Nublā. 336/5

[48]۔ ایضاً، 345/5۔

علامہ بن حجر عسقلانی اپنی کتاب "تہذیب التہذیب" میں امام زہری کی ان الفاظ میں تعریف کرتے ہیں:

"الفقيه أبو بكر الحافظ المدني أحد الأئمة الاعلام وعالم الحجاز والشام"[49]

"فقیہ ابو بکر الحافظ المدنی چوٹی کے علماء میں سے ایک ہیں اور حجاز و شام کے عالم ہیں۔"

"الزهري [وكنيته] أبو بكر الفقيه الحافظ متفق على جلالته وإتقانه"[50]

امام شافعی لکھتے ہیں:

"وابن شهاب عندنا إمام في الحديث والتخيير وثِقةِ الرجال"[51]

"ہمارے نزدیک ابن شہاب حدیث کے امام اور ثقہ ہیں۔"

علامہ جلال الدین سیوطی نے امام زہری کو طبقہ چہارم میں ذکر کیا ہے اور ان کو آئمہ اعلام میں شمار کیا ہے۔

"أحد الْأَعْلَام"[52]

علامہ زرکلی ان کے بارے میں رقم طراز ہیں:

"أحد أكابر الحفاظ والفقهاء. تابعي، من أهل المدينة"[53]

"آپ مدینہ منورہ کے رہائشی مشہور تابعی اور اکابر حفاظ و فقہاء میں سے ایک ہیں۔"

تصنیفی کام:

1-المغازی[54]

امام زہری ؒ پر کیا جانے والا کام:

1۔الزہریات یا حدیث زہری	محمد بن یحیٰ الذھلی (متوفی 258ھ)
2۔الزہریات	ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ اصبہانی (متوفی 339ھ)

[49]۔عسقلانی، محمد بن علی، تہذیب التہذیب 445/9۔

Asqlani, *Tahzīb ut Tahzīb,* 445/9

[50]۔عسقلانی، محمد بن علی، تقریب التہذیب (شام: دار الرشید، طبعہ اولی، 1406ھ) ص506۔

Asqlani, Ahmed bin Ali, *Taqrīb ut Tahzīb* (Syria, Dār ur Rashīd, 1406 AH) p.506

[51]۔شافعی، محمد بن ادریس، الرسالہ، محقق احمد شاکر، ص469۔

Shāf'ī, Muhammad bin Idrees , *Ar Risālah*, p. 469

[52]۔سیوطی، عبد الرحمن بن ابی بکر، طبقات الحفاظ ص50۔

Suyūtī, *Tabqāt ul Huffāz*, Page no : 50

[53]۔زرکلی، خیر الدین بن محمود، الاعلام (دار العلم للملایین، طبعہ خامس 2002م) 97/7۔

Zarkali, Khair ud Din bin Mahmood, *Al Ā'lām* (Dār ul Ilm Lil Malāyeen, 2002) 97/7

[54]۔طبری، محمد بن جریر، تاریخ الرسل والملوک (بیروت: دار التراث، طبعہ ثانیہ 1387ھ) 645/11۔

Tabri, Muhammad bin Jareer , *Tārīkh ur Rusul wal Malook* (Beirut, Dār ut Turās, 1387 AH) 645/11

3۔ علل حدیث الزہری　　محمد بن یحیٰ الذھلی (متوفی 258ھ)

4۔ علل حدیث الزہری　　ابو بکر احمد بن عمرو (متوفی 287ھ)

5۔ مسند حدیث الزہری　　احمد بن شعیب النسائی (متوفی 303ھ)

خلاصہ کلام

امام زہریؒ کی شخصیت علمی مقام و مرتبہ اور رواۃ احادیث میں معمولی نہیں ہے۔ وسعت علمی کا یہ عالم تھا کہ جو آپؒ کی مجلس میں ایک بار آجاتا وہ ادھر کا ہی ہو کر رہ جاتا۔ آپؒ کو تدوین حدیث میں مدون اول کے طور پر بھی پہنچانا جاتا ہے۔ امام زہریؒ نے بڑی عرق ریزی سے ذخیرہ احادیث کو جمع کیا اور پوری ذمہ داری سے آگے پہنچایا۔ یہی وجہ ہے کہ جید علماء امت نے ان کے علم پر اعتماد ہی نہیں بلکہ روایت حدیث میں ان کی کلیدی حیثیت کو تسلیم کیا ہے۔ کیونکہ آپ نے دس کے قریب صحابہ کرامؓ سے کسب فیض کیا اور اپنے دور کے کبار تابعین سے علم حاصل کیا۔ جرح و تعدیل کے مشہور آئمہ نے امام زہریؒ کو ثقہ اور عظیم محدث مانا ہے۔ آپ کی موجودگی میں بڑے بڑے محدث بھی روایت کرنے سے گریز کرتے تھے۔ یہ بھی آپ کا فخر ہے کہ سب سے پہلے سند کا اہتمام کیا اور اہل شام کو سند نہ بیان کرنے پر متنبہ بھی کیا۔